بھینس کی قربانی کے جواز پر مدلل و مفصل بحث

جس میں علماء سلف واقوال ماہرین لغات سے اس کی عمدہ اور خوب وضاحت خیز دلائل پیش کیے گئے ہیں کہ بھینس بھی گائے کی جنس سے ہے اور اس کی قربانی جائز ہے، نیز اس سلسلہ میں کیے جانے والے چند مشہور اعتراضات کے معقول وتشفی بخش جوابات بھی پیش کیے گئے ہیں۔

بھینس کی قربانی کا مسئلہ

از قلم:

حافظ محمود احمد عرف عبد الباری محمود

نظر ثانی:

ظفر احمد نعمانی

شعبہ نشر واشاعت

ادارہ تحقیقات اہل السنۃ والجماعۃ (الھند)

محلہ محل، دارالعلوم چوک، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی

رابطہ بذریعہ واٹس ایپ: 9322471046۔ رابطہ بذریعہ ٹیلیگرام: 9322471046

ٹیلیگرام چینل ایڈریس: https://telegram.me/idaratahqiqat

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بھینس کی قربانی کا مسئلہ

از قلم: حافظ محمود احمد عرف عبد الباری محمود

(شیوشاہی پرکلپ، گورے گاؤں ممبئی)

حامداً و مصلیا و مسلما ۔ اما بعد!

محترم قارئین! آج کل بعض غیر مقلدین کو یہ کہتے ہوئے دیکھا اور سُنا جارہا ہے کہ بھینس کی قربانی کرنا جائز نہیں ہے کیوں کہ قرآن وحدیث میں قربانی کے جن جانوروں کا ذکر آیا ہے ان میں بھینس کا ذکر نہیں ہے؛ اس لیے اس کی قربانی درست نہیں ۔

جواب: قارئین کرام! **پہلی بات** تو یہ ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ جس کا ذکر قرآن وحدیث میں نہ ہو تو وہ حرام و ناجائز ہے۔

دوسری بات خود ان کے اکابر غیر مقلد علماء نے بھی اس کی قربانی کو جائز اور درست مانا ہے۔ (جس کو آپ آگے چل کر ملاحظہ کریں گے، ان شاء اللہ)

تیسری بات قرآنِ کریم نے قربانی کے لیے ”بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ“ کا انتخاب فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ۔ (سورۃ الحج: آیت ۲۸)

”اور معلوم ایام میں بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ پر اللہ کا نام ذکر (کر کے انہیں ذبح) کریں، پھر ان کا گوشت خود کھائیں اور تنگ دستوں، محتاجوں کو کھلائیں“۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۔ (سورۃ الحج: آیت ۳۴)

”اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی مقرر کی تاکہ جو مویشی جانور اللہ نے انہیں عطا فرمائے ہیں ان پر (بوقت ذبح) اللہ کا نام لیں“۔

خود قرآنِ کریم نے "بَهِيمَةُ الْاَنْعَامِ" کی توضیح کرتے ہوئے ضَان (بھیڑ)، مَعز (بکری)، اِبِل (اونٹ) اور بَقَر (گائے)، چار جانوروں کا تذکرہ فرمایا۔ اور ان کے مذکر و مؤنث کو ملا کر انہیں ثَمَانِيَةَ أَزْوَاج (جوڑوں کے لحاظ سے آٹھ) کہا۔ (دیکھیں: سورۃ الأنعام: آیت ۱۴۲ تا ۱۴۴)

اور احادیثِ مبارکہ میں بھی بار بار انہی چار جانوروں کا ذکر ہے۔ [دیکھیں: سنن الترمذی: رقم الحدیث ۱۴۹۴، ۱۵۰۵۔ سنن ابن ماجة: رقم الحدیث ۳۱۴۰] اور انہی چار جانوروں کی قربانی وہ نر ہو یا مادہ پوری امت مسلمہ کے نزدیک اجماعی و اتفاقی طور پر مشروع ہے۔ اور تقریباً تمام احادیث کی کتب میں بھی انہیں چار جانوروں کا ذکر ہوا ہے۔

لہٰذا عموم "بَهِيمَةُ الْاَنْعَامِ" پر نظر ڈالی جائے تو حکم جواز بھینس کی قربانی کے لیے یہ علت کافی ہے۔

یہی بات غیر مقلد عالم ابو العلاء نظر احمد صاحب نے کہی ہے۔

(دیکھیں: فتاویٰ ثنائیہ: ج ۱ ص ۸۱۰۔ باب پنجم/ کتاب الحج و مسائل قربانی)

چوتھی بات: بڑے جانوروں میں بھینس کی قربانی کرنا اس لیے جائز ہے کہ یہ گائے کی ایک نسل/جنس/قسم ہے، جس کے دلائل درج ذیل ہیں:

امتِ مسلمہ کا اجماع ہے:

۱] امام اہل سنت، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: کہ کیا بھینس کی قربانی میں سات حصے ہو سکتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا:

لَا أَعْرِفُ خِلَافَ هٰذَا۔

(مسائل الإمام أحمد و إسحاق بن راهوية برواية الكوسج: ج ۸ ص ۴۰۲۷ رقم المسئلة ۲۸۶۵)

"مجھے اس مسئلہ میں اختلاف معلوم نہیں"۔

۲] امام ابوبکر بن المنذر نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَاَجْمَعُوا عَلَى أَنَّ حُكْمَ الْجَوَامِيْسِ حُكْمُ الْبَقَرِ۔

(کتاب الإجماع لإمام ابن منذر: كِتَابُ الزَّكَاةِ: ج ۱ ص ۴۵)

"اس پر اجماع ہے کہ بھینسوں کا حکم گائے والا (یعنی دونوں کا حکم ایک) ہے"۔

۳] حافظ ابن قطان فاسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

أَجْمَعُوْا أَنَّ الْجَوَامِيسَ بِمَنْزِلَةِ الْبَقَرِ، وَأَنَّ اسْمَ الْبَقَرِ وَاقِعٌ عَلَيْهَا۔

(الإقناع في مسائل الإجماع: ج ۱ ص ۲۰۵)

"اس پر اجماع ہے کہ بھینسیں گائے کے قائم مقام ہیں، ان پر گائے کا نام صادق آتا ہے"۔

۴] مشہور فقیہ و محدث علامہ ابنِ قدامہ الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

لَا خِلَافَ فِي هَذَا نَعْلَمُهُ. وَقَالَ ابْنُ الْمُنْذِرِ: أَجْمَعَ كُلُّ مَنْ يُحْفَظُ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى هٰذَا، وَلِأَنَّ الْجَوَامِيسَ مِنْ أَنْوَاعِ الْبَقَرِ (المغنی لابن قدامۃ: ج۲ ص۴۴۴ كِتَابُ الزَّكَاةِ، بَابُ صَدَقَةِ الْبَقَرِ، مَسْأَلَةُ الْجَوَامِيسِ كَغَيْرِهَا مِنَ الْبَقَرِ فِي إِخْرَاجِ الزَّكَاةِ)

"اس بارے میں ہمیں کسی اختلاف کا علم نہیں۔ امام ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمام اہل علم جن کے اقوال محفوظ کیے جاتے ہیں وہ اس پر متفق ہیں اور اس لیے بھی کہ بھینسیں گائے کی نسلوں میں سے ہیں"۔

۵] شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اَلْجَوَامِيسُ: بِمَنْزِلَةِ الْبَقَرِ حَكَى ابْنُ الْمُنْذِرِ فِيهِ الْإِجْمَاعَ۔

(مجموع الفتاوی لابن تیمیة: ج ۲۵ ص ۳۷)

"بھینسیں: گائے کے قائم مقام ہیں، امام ابن منذر نے اس میں اجماع نقل کیا ہے"۔

۶] علامہ وہبہ زحیلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

لَا خِلَافَ فِي أَنَّ الْجَوَامِيسَ وَالْبَقَرَ سَوَاءٌ لِاتِّحَادِ الْجِنسِيَّةِ، إِذْ هُوَ نَوْعٌ مِنْهُ۔

(الفقه الاسلامي: ج۳ ص ۱۹۲۶)

"کوئی اختلاف نہیں اس میں کہ بھینسیں اور گائے اتحادِ جنس ہونے میں برابر ہیں، جب کہ وہ گائے کی ایک نسل ہے"۔

اجماع شرعی حجت ہے جس کے تحت بھینس کی قربانی جائز اور درست ہے۔

لغت:

۱) امام لغت علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

وَهِيَ أَجْنَاسٌ: فَمِنْهَا الْجَوَامِيسُ وَهِيَ أَكْثَرُهَا أَلْبَانًا وَأَعْظَمُهَا أَجْسَامًا۔

(حياة الحيوان: ج ۱ ص ۲۱۴)

"گائے کی بعض جنسیں ہیں ان میں سے بھینسیں ہیں۔ ان کا دودھ زیادہ ہوتا ہے اور وہ جسامت میں بڑی ہوتی ہیں"۔

۲) لغت وادب عربی کے امام ابو منصور محمد بن احمد ازہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَأَجْنَاسُ الْبَقَرِ، مِنْهَا الْجَوَامِيسُ، وَاحِدُهَا جَامُوسٌ، وَهِيَ مِنْ أَنْبَلِهَا، وَأَكْرَمِهَا، وَأَكْثَرِهَا أَلْبَانًا، وَأَعْظَمِهَا أَجْسَامًا۔ (الزاهر في غريب ألفاظ الشافعي: ص ۱۰۱)

"اور گائے کی جنسیں ہیں، ان میں سے جوامیس (بھینسیں) ہیں۔ اس کی واحد جاموس ہے۔ یہ گائے کی بہترین اور عمدہ ترین نسل ہے۔ اور اس کا دودھ زیادہ ہوتا ہے اور جسامت میں بڑی ہوتی ہے"۔

۳) امامِ لغت علامہ ابو الحسن علی بن اسماعیل، المعروف بہ ابن سیدہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَالْجَامُوسُ نَوْعٌ مِّنَ الْبَقَرِ۔ (المحكم والمحيط الأعظم: ج۷ ص ۲۸۳)

"بھینس، گائے کی ایک نسل ہے"۔

۴) عربی زبان کے ادیب اور امام لغوی ناصر بن عبد السید ابی المکارم ابن علی ابو الفتح برہان الدین الخوارزمی المُطَرِّزِیّ لکھتے ہیں:

وَالْجَامُوسُ نَوْعٌ مِّنَ الْبَقَرِ۔ (المغرب في ترتيب المعرب: ج ۱ ص ۸۹)

"بھینس، گائے ایک کی نسل ہے"۔

۵) علامہ ابو الفضل محمد بن مکرم انصاری، المعروف بہ ابن منظور افریقی فرماتے ہیں:

وَالْجَامُوسُ نَوْعٌ مِّنَ الْبَقَرِ۔ (لسان العرب: ج ۶ ص ۴۳)

"بھینس، گائے کی ایک نسل ہے"۔

۶) معروف لغوی، علامہ ابو العباس احمد بن محمد بن علی حموی لکھتے ہیں:

وَالْجَامُوسُ نَوْعٌ مِّنَ الْبَقَرِ۔ (المصباح المنير في غريب الشرح الكبير: ج ١ ص ١٠٨)

"بھینس، گائے کی ایک نسل ہے"۔

٧) اور لغت عرب کی معروف و مشہور کتاب "تاج العروس" میں مرقوم ہے:

اَلْجَامُوسُ نَوْعٌ مِّنَ الْبَقَرِ۔ (تاج العروس من جواهر القاموس لأبي الفيض الزبيدى: ج ١٥ ص ٥١٣)

"بھینس، گائے کی ایک نسل ہے"۔

٨) ایک اور لغت عرب کی معروف کتاب "المعجم الوسیط" میں لکھا ہوا ہے:

اَلْجَامُوسُ حَيَوَانٌ أَهْلِيٌّ، مِنْ جِنْسِ الْبَقَرِ۔ (المعجم الوسيط: ج ١ ص ١٣٤)

"بھینس، گائے کی جنس سے ایک گھریلو جانور ہے"۔

نیز اسی کتاب میں لکھا ہے:

اَلْبَقَرُ: جِنْسٌ مِّنْ فَصِيلَةِ الْبَقَرِيَّاتِ، يَشْمَلُ الثَّوْرَ وَالْجَامُوسَ۔

(المعجم الوسيط: ج ١ ص ٦٥)

"بَقَر، گائیوں کے خاندان سے ایک جنس ہے جو کہ بَیل (گائے) اور بھینس پر مشتمل ہے"۔

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اَلْجَامُوسُ بِمَنْزِلَةِ الْبَقَرِ۔

(بحواله مرعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: ج ٥ ص ٨١ كتاب الصلاة، باب في الأضحية)

"بھینس گائے کے درجہ میں ہے"۔

حضرت امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَتُحْسَبُ الْجَوَامِيسُ مَعَ الْبَقَرِ۔ (مصنف عبد الرزاق: كِتَابُ الزَّكَاةِ، بَابُ الْبَقَرِ)

"بھینسوں کو گائے کے ساتھ شمار کیا جائے گا"۔

حضرت امام اہل سنت، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

إِنَّمَا هِيَ بَقَرٌ كُلُّهَا۔ (موطأ مالك: كِتَابُ الزَّكَاةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الْبَقَرِ)

"بھینس گائے ہی ہے (یعنی گائے کے حکم میں ہے)"۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

الْجَوَامِيسُ وَالْبَقَرُ سَوَاءٌ۔

(كتاب الأموال لأبي عبيد: كِتَابُ الصَّدَقَةِ وَأَحْكَامِهَا وَسُنَنِهَا، بَابُ صَدَقَةِ الْبَقَرِ وَمَافِيهَا مِنَ السُّنَنِ، رقم ١٠٢٩)

"بھینسیں اور گائے برابر ہیں"۔

امام زرقانی رحمۃ اللہ علیہ شرح موطا میں فرماتے ہیں:

وَالْجَوَامِيسُ جَمْعُ جَامُوسٍ، نَوْعٌ مِنَ الْبَقَرِ۔ (شرح الزرقانی علی الموطأ: ج۲ ص۱۷۱)

"جوامیس جاموس کی جمع ہے۔گائے کی ایک نسل ہے"

شارحِ صحیح مسلم حافظ ابوزکریا یحییٰ بن شرف، نووی الشافعی، ابواسحاق شیرازی کی کتاب التنبیہ فی الفقہ الشافعی کی تشریح وتعلیق میں فرماتے ہیں:

وَيُنْكَرُ عَلَى الْمُصَنِّفِ كَوْنُهُ قَالَ: وَالْجَوَامِيسُ وَالْبَقَرُ، فَجَعَلَهُمَا نَوْعَيْنِ لِلْبَقَرِ، وَكَيْفَ يَكُونُ الْبَقَرُ أَحَدَ نَوْعَيِ الْبَقَرِ ....، قَالَ الْأَزْهَرِيُّ: أَنْوَاعُ الْبَقَرِ، مِنْهَا الْجَوَامِيسُ، وَهِيَ أَنْبَلُ الْبَقَرِ۔ (تحرير ألفاظ التنبيه: كِتَابُ الزَّكَاةِ: ص١٠٦)

"مصنف کا [وَالْجَوَامِيسُ وَالْبَقَرُ] کہنا قابل اعتراض ہے، انھوں نے بھینسیں اور گائے کو گائے کی دونسلیں قرار دیا ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ گائے ہی گائے کی دونسلوں (بھینس اور گائے میں سے) ایک نسل ہو؟۔۔۔ازہری نے فرمایا: گائے کی نسلیں ہیں، ان میں سے بھینسیں ہیں اور یہ گائے کی عمدہ ترین نسل ہے"۔

اور مشہور فقیہ ومحدث علامہ عبداللہ بن احمد بن محمد، المعروف بہ ابن قدامہ مقدسی فرماتے ہیں:

وَالْجَوَامِيسُ نَوْعٌ مِّنَ الْبَقَرِ، وَالْبَخَاتِي نَوْعٌ مِّنَ الْإِبِلِ۔

(الكافي في فقه الإمام أحمد بن حنبل: ج ١ ص ٣٩٠)

"اور بھینسیں گائے کی ایک نسل ہے اور بخاتی اونٹوں کی ایک نسل ہے"۔

ہندوپاک کے جمہور علماء کی بھی یہی رائے ہے کہ بھینس گائے کے حکم میں ہے۔

سعودی عرب کے مشہور عالم شیخ محمد بن صالح عثیمین صاحب نے بھی بھینس کو گائے کے حکم میں شامل کیا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

اَلْجَامُوسُ نَوْعٌ مِّنَ الْبَقَرِ، وَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَكَرَ فِي الْقُرْآنِ الْمَعْرُوفَ عِنْدَ الْعَرَبِ

الَّذِينَ يُحَرِّمُونَ مَا يُرِيدُونَ وَيُبِيحُونَ مَا يُرِيدُونَ وَالْجَامُوسُ لَيْسَ مَعْرُوفًا عِنْدَ الْعَرَبِ۔

(مجموع فتاوى ورسائل فضيلة الشيخ محمد بن صالح العثيمين: ج ۲۵ ص ۳۴)

"بھینس گائے ہی کی نسل ہے۔ اللہ عزوجل نے قرآن میں ان جانوروں کا ذکر کیا ہے جو عرب کے ہاں معروف ہے۔ (دور جاہلیت میں) عرب اپنے پسندیدہ جانوروں کو حلال اور اپنے ناپسندیدہ جانوروں کو حرام قرار دیتے تھے۔ اور بھینس عرب کے ہاں معروف نہیں ہے"۔

صاحب ہدایہ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

وَالْجَوَامِيسُ وَالْبَقَرُ سَوَاءٌ لِأَنَّ اسْمَ الْبَقَرِ يَتَنَاوَلُهُمَا إِذْ هُوَ نَوْعٌ مِنْهُ۔

(الهداية في شرح بداية المبتدي للمَرْغِيناني: ج ا ص ۹۸)

"بھینسیں اور گائے برابر ہیں، کیوں کہ "بقر" کا لفظ دونوں کو شامل ہے۔ اس لیے کہ بھینس گائے کی ایک نسل ہے"۔

صاحب ہدایہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دوسری جگہ لکھا ہے:

وَيَدْخُلُ فِي الْبَقَرِ الْجَامُوسُ لِأَنَّهُ مِنْ جِنْسِهِ۔

(الهداية في شرح بداية المبتدى للمَرْغِيناني: ج ۴ ص ۳۵۹)

"اور گائے میں بھینس شامل ہے، کیوں کہ وہ اس کی جنس سے ہے"۔

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ نے "بدائع الصنائع" (ج ۵ ص ۶۹، **فَصْلٌ فِي مَحَلِّ إِقَامَةِ الْوَاجِبِ فِي الْأُضْحِيَّةِ**) میں بھینس کو گائے کی ایک نسل قرار دیا ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے:

وَالْجَامُوسُ نَوْعٌ مِّنَ الْبَقَرِ۔ (الفتاوى الهندية: ج ۵ ص ۲۹۷)

"اور بھینس گائے کی ایک نسل ہے"۔

اسی کتاب میں ایک دوسری جگہ لکھا ہے:

الْبَقَرُ وَالْجَوَامِيسُ جِنْسٌ وَاحِدٌ۔ (الفتاوى الهندية: ج ۳ ص ۱۲۰)

"گائے اور بھینسیں ایک جنس ہیں"۔

الفقہ علی المذاہب الاربعہ (ج ۶ ص ۴۴۶) میں لکھا ہے:

وَتَصِحُّ بِالْبَقَرِ وَ الْجَامُوسِ إِذا بَلَغَ سَنَتَيْنِ كَامِلَتَيْنِ۔

"گائے اور بھینس جب وہ مکمل دو سال کی ہو جائیں تو (ان کی قربانی کرنا) درست ہے"۔

اور الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیہ (ج ۵ ص ۸۱) میں لکھا ہے:

وَالْبَقَرَةُ الْأَهْلِيَّةُ وَمِنْهَا الْجَوَامِيسُ۔

"اور گھریلو گائے اور اسی میں سے بھینسیں ہے"۔

اور ایک مقام (ج ۸ ص ۱۵۸) پر مذکور ہے کہ:

وَقَدْ سَوَّى الْفُقَهَاءُ الْجَامُوسَ بِالْبَقَرِ فِي الأَحْكَامِ، وَعَامَلُوهُمَا كَجِنْسٍ وَاحِدٍ۔

"اور فقہاء کرام نے احکام میں بھینس کو گائے کے ساتھ برابر سمجھا ہے، اور ان دونوں کو ایک جنس میں معمول کیا ہے"۔

غیر مقلدین کے قاضی علامہ شوکانی صاحب کی معروف کتاب "الدررالبہیۃ" مع تحقیق و افادات ناصرالدین البانی: ج ا ص ۲۶۵ / پر لکھا ہے کہ:

"بھینس بھی بالاجماع گائے کی ہی ایک قسم ہے"۔

(فقه الحديث: ج ۱ ص ۲۶۵ فقه الحديث پبلی کیشنز لاهور)

غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل میاں سید نذیر حسین دہلوی صاحب کے فتاویٰ نذیریہ کے ایک فتویٰ کے حاشیہ میں واضح لکھا ہے کہ:

"اور بھینس گائے کے حکم میں ہے" ۔فتاویٰ نذيريه: ج ۳ ص ۲۵۷ كتاب الاضحية والعقيقة)

غیر مقلد عالم و محقق حافظ زبیر علی زئی صاحب نے لکھا ہے کہ:

"زکوۃ کے سلسلے میں، اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ بھینس گائے کی جنس میں سے ہے۔ اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بھینس گائے کی ہی ایک قسم ہے"۔ (فتاویٰ علميه المعروف توضيح الاحكام: ج ۲ ص ۱۸۲)

غیر مقلد عالم حافظ ابویحییٰ نور پوری صاحب نے لکھا ہے کہ:

"بھینس گائے کی ایک نسل ہے"۔ (بهينس كى قربانى از حافظ ابو يحيىٰ نورپورى: ص ۸)

غیر مقلد عالم عبد الواحد انور یوسفی صاحب کا کہنا ہے کہ:

"بہیمۃ الانعام میں گائے کا تذکرہ ہے اور علمائے لغت و فقہ نے صراحت فرمائی ہے کہ بھینس گائے ہی کی نوع اور نسل ہے اس پر وہی حکم ہوگا جو گائے کا ہے۔۔۔"۔

(پرچہ قربانی مرکز الدعوۃ الاسلامیہ والخیریہ رتناگری کوکن مہاراشٹر، الهند)

اور غیر مقلد عالم ابوعنایت اللہ بن حفیظ اللہ سنابلی مدنی صاحب نے اپنی کتاب "بھینس کی قربانی ایک علمی و تحقیقی جائزہ" کے صفحہ ١٢/ پر لکھا ہے کہ:

"سلف امت کی تصریحات کی روشنی میں متفقہ طور پر بھینس "بہیمۃ الانعام" میں سے گائے بیل کی ایک غیر عربی نوع اور نسل ہے، لہٰذا بھینس کی قربانی کے جواز کی گنجائش ہے"۔

اب سوال ہے کہ جب بھینس گائے ہی کی جنس/نسل/قسم ہے تو پھر اس کی قربانی جائز کیوں نہیں؟

بھینس/بھینسا کی قربانی کے جائز ہونے پر علمائے اہل حدیث (غیر مقلدین علماء) کی گواہیاں:

محترم قارئین! بھینس/ بھینسا کی قربانی کے جائز ہونے کے قائلین خود غیر مقلد علماء بھی ہیں، چند حوالے ملاحظہ ہوں:

١] غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل محدث سید نذیر حسین دہلوی صاحب اپنے ایک فتویٰ میں قربانی کے جانوروں کے عمریں گنواتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اور سن بکری کا ایک سال یعنی ایک سال پورا اور دوسرا شروع، اور گائے اور بھینس کا دو سال یعنی دو سال پورے اور تیسرا شروع....الخ"۔ (فتاویٰ نذیریہ: ج٣ ص٢٥٧۔ کتاب الأضحیۃ والعقیقۃ)

٢] غیر مقلدین کے رئیس المناظرین مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری صاحب اپنے سوال و جواب والے ایک فتویٰ میں لکھتے ہیں:

"جہاں حرام چیزوں کی فہرست دی ہے وہاں یہ الفاظ مرقوم ہیں:

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا۔ (سورۃ الانعام:١٤٥)

ان چیزوں کے سواء جس چیز کی حرمت ثابت نہ ہو وہ حلال ہے بھینس ان میں نہیں اس کے علاوہ عرب لوگ بھینس کو بقرہ (گائے) میں داخل سمجھتے ہیں“۔

(فتاویٰ ثنائیہ: ج ۱ ص ۸۱۰، باب پنجم، کتاب الحج و مسائل قربانی)

۳] غیر مقلد مفتی عبدالستار صاحب لکھتے ہیں:

”بھینس کی قربانی جائز ہے“۔ (فتاوی ستاریہ: ج ۲ ص ۱۵، ج ۳ ص ۲)

۴] قاضی محمد عبداللہ ایم اے ایل ایل بی (خانپوری) اپنے فتویٰ میں لکھتے ہیں:

”بھینس کی قربانی کے جواز میں کوئی شک نہیں ہے“۔

(ہفت روزہ ”الاعتصام“ لاہور: ج ۳ شمارہ ۴۲، ۴۳ ص ۹)

۵] غیر مقلدین کے محدث العصر حافظ محمد گوندلوی صاحب لکھتے ہیں:

”بھینس بھی بقر میں شامل ہے اس کی قربانی جائز ہے“۔

(ہفت روزہ ”الاعتصام“: ج ۲۰ شمارہ ۹ ص ۲۹)

۶] مولانا عبدالقادر حصاروی ساہیوال غیر مقلد نے لکھا ہے:

”خلاصہ بحث یہ ہے کہ بکری گائے کی قربانی مسنون ہے اور بھینس بھینسا کی قربانی جائز اور مشروع ہے۔ اور نا جائز لکھنے والے کا مسلک درست نہیں۔ فقط“۔

(اخبار الاعتصام: ج ۲۶ شمارہ ۱۵ بحوالہ فتوی علمائے حدیث: ج ۱۳ ص ۷۴)

۷] جامعہ محمدیہ اہلحدیث (بہاولپور) کے سابق مدرس حافظ نعیم الحق ملتانی صاحب لکھتے ہیں:

”کسی بھی شک وشبہ کے بغیر بھینس کی قربانی جائز ہے“۔ (بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ: ص ۳۸)

۸] غیر مقلد عالم ابوعمر عبدالعزیز نورستانی صاحب فرماتے ہیں: ”مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر میری ناقص رائے میں ان علماء کا مؤقف درست اور صحیح ہے جو (بھینس کی قربانی کے جواز کے، ناقل) قائل ہیں“۔ (بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ: از حافظ نعیم الحق ملتانی: ص ۲۳۵)

۹] حافظ عبدالقہار نائب مفتی جماعت غرباء اہلحدیث کراچی کا فتویٰ ہے:

”واضح ہو کہ شرعاً بھینس چوپایہ جانوروں میں سے ہے اور اس کی قربانی کرنا درست ہے۔ کیوں کہ

گائے کی جنس سے ہے گائے کی قربانی جائز ہے اس لیے بھینس کی قربانی جائز و درست ہے اس دلیل کو اگر نہ مانا جائے تو گائے کے ہم جنس بھینس کے دودھ اور اس کا گوشت کے حلال ہونے کی بھی دلیل مشکوک ہو جائے گی"۔ (بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ: ص ۲۳۷)

۱۰] حافظ احمد اللہ فیصل آبادی کا فتویٰ:

"میری کئی سالوں کی تحقیق ہے کہ بھینسے کی قربانی جائز ہے لہٰذا میں آپ کے ساتھ بھینسے کی قربانی کرنے میں متفق ہوں"۔ (بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ: ص ۲۴۰)

۱۱] پروفیسر سعید مجتبیٰ السعیدی صاحب "بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ" پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنے تبصرہ کے آخر میں لکھتے ہیں:

"گائے کی مانند بھینس کی قربانی بلا تردد جائز ہے"۔ (بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ: ص ۳۴)

۱۲] مولوی محمد رفیق الاثری صاحب "بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ" کے اپنے پیش لفظ میں لکھتے ہیں:

"یہ مسئلہ کہ قربانی میں بھینس ذبح کی جاسکتی ہے یا نہیں۔ سلف صالحین میں متنازعہ مسائل میں شمار نہیں ہوا چند سال سے یہ مسئلہ اہل حدیث عوام میں قابل بحث بنا ہوا ہے۔ جبکہ ایسے مسئلہ میں شدت پیدا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"۔ (بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ: ص ۳۵)

۱۳] غیر مقلد عالم عبد الواحد انور یوسفی صاحب کا کہنا ہے:

کہ "بہیمۃ الانعام میں گائے کا تذکرہ ہے اور علمائے لغت و فقہ نے صراحت فرمائی ہے کہ بھینس گائے ہی کی نوع اور نسل ہے اس پر وہی حکم ہوگا جو گائے کا ہے۔ انصاف کی بات یہ ہے کہ جب اسے گائے مان لیا گیا ہے تو اس کی قربانی بھی درست ہے۔ شہروں میں لوگ کثرت سے بھینس کا گوشت کھاتے ہیں تو انہیں اس کی قربانی بھی کرنی چاہئے ان شاء اللہ وہ قبول بھی ہوگی"۔

(پرچہ قربانی مرکز الدعوۃ الاسلامیہ والخیریہ رتناگری کوکن مہاراشٹر، الھند)

۱۴] مشہور غیر عالم حافظ صلاح الدین یوسف نے لکھا ہے:

"اگر کوئی شخص دیگر علماء کی رائے کے مطابق بھینس کی قربانی کرتا ہے تو قابلِ ملامت وہ بھی نہیں۔

جواز کی گنجائش بہر حال موجود ہے کیوں کہ بہت سے علمائے لغت نے اسے گائے ہی کی جنس سے قرار دیا ہے"۔ (فضائل عشرۂ ذوالحجہ اور احکام و مسائل عیدالاضحیٰ: ص ۴۴)

۱۵] غیر مقلد عالم عبیداللہ رحمانی صاحب نے بھی یہی بات لکھی ہے۔

(دیکھیں: مرعاة المفاتيح: ج ۵ ص ۸۱، ۸۲، كتاب الصلاة، باب في الأضحية، تحت رقم الحديث ۱۴۷۰)

۱۶] غیر مقلد عالم حافظ ابویحییٰ نور پوری صاحب نے لکھا ہے کہ:

"بھینس گائے کی ایک نسل ہے۔ اس کی قربانی بالکل جائز ہے۔ اس میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں"۔ (بھینس کی قربانی از حافظ ابو یحییٰ نورپوری: ص ۸)

۱۷] غیر مقلد عالم ابوعنایت اللہ بن حفیظ اللہ سنابلی مدنی صاحب اپنی کتاب "بھینس کی قربانی ایک علمی و تحقیقی جائزہ" کے صفحہ ۱۲/ پر لکھتے ہیں:

"سلف امت کی تصریحات کی روشنی میں متفقہ طور پر بھینس بہیمۃ الانعام میں سے گائے بیل کی ایک غیر عربی نوع اور نسل ہے، لہٰذا بھینس کی قربانی کے جواز کی گنجائش ہے"۔

نیز فضیلۃ الشیخ ابوعبداللہ عنایت اللہ سنابلی صاحب کی یہ کتاب "بھینس کی قربانی ایک علمی و تحقیقی جائزہ" بھینس کی قربانی کے جواز کے حق میں لکھی گئی ہے۔

الحاصل: ان حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ بھینس، گائے کی ایک نسل ہے۔ جس پر اجماع ہے۔ اور اس کی قربانی بالکل جائز ہے، اس میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں۔ اور خود غیر مقلد علماء نے بھی اس کی قربانی کو جائز اور درست مانا ہے۔

[**نوٹ**] واضح رہے کہ بعض غیر مقلدین علماء کا یہ کہنا کہ ہے چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھینس کی قربانی نہیں کی ہے، لہٰذا اس کی قربانی سے احتراز بہتر اور احوط اولیٰ ہے۔

(دیکھیں: فقہ الحدیث: ج ۲ ص ۴۴۲، فقہ الحدیث پبلی کیشنز لاہور۔ فتاویٰ علمیہ المعروف توضیح الاحکام از زبیر علی زئی: ج ۲ ص ۱۸۲۔ احکام و مسائل از مبشر رحمانی: ج ۱ ص ۵۱۱۔ وغیرہ)

محترم قارئین! ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس کا جواب خود انہیں کے جماعت کے ایک مشہور و معروف غیر مقلد عالم حافظ ابویحییٰ نور پوری (نائب مدیر ماہنامہ السنّہ جہلم) کے قلم سے پیش کر دیں جو

انہوں نے سوالیہ انداز میں دیا ہے۔

حافظ ابو یحییٰ نور پوری صاحب لکھتے ہیں: "ہمارا ان اہل علم سے سوال ہے کہ:

یہ احتیاط صرف گائے کی نسل "بھینس" کے ہی بارے میں کیوں ہے؟

گائے کی جو جو نسلیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین، ناقل) نے قربانی میں ذبح کیں صرف انہیں کی اجازت دیں۔کیا بھینس کے علاوہ موجودہ دور میں پائی جانے والی تمام نسلیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین، ناقل) نے قربانی میں ذبح کی تھیں؟ اس طرح تو دیسی، ولائتی فارسی افریقی تمام قسم کی گائے کی قربانی سے احتراز کرنا ہوگا؟

اور اسی طرح بھیڑ بکری اور اونٹ کا بھی معاملہ ہوگا۔پھر ہر شخص قربانی کے لیے عربی اونٹ، عربی بھیڑ، اور عربی بکرا کہاں سے لائے گا؟ اگر کوئی عربی نسل سے کوئی جانور تلاش بھی کر لے تو اسے تحقیق کرنا پڑے گی یہ بعینہٖ اسی نسل سے ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین، ناقل) نے قربانی کی تھی یا بعد میں پیدا ہونے والی کوئی نسل ہے!!!

پھر احتیاط والی بات اس لیے بھی عجیب سی ہے کہ اگر بھینس گائے نہیں تو بھینس کی قربانی سرے سے جائز نہیں اور اگر یہ گائے ہے تو اس کی قربانی بالکل جائز ہے۔اس میں کوئی درمیانی راستہ تو ہے ہی نہیں۔

الحاصل: بھینس گائے کی ایک نسل ہے۔اس کی قربانی بالکل جائز ہے۔اس میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں۔واللہ أعلم بالصواب وعلمہ أبرم وأحکم"۔

(بھینس کی قربانی از حافظ ابو یحییٰ نور پوری: ص۷، ۸)

چند اعتراضات اور ان کے جوابات

پہلا اعتراض اور اس کا جواب:

محترم قارئین! بعض لوگوں کی طرف سے اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس مسئلہ کی ساری بحث میں بھینس کی قربانی پر کوئی شرعی دلیل موجود نہیں ہے۔

جواب:

محترم قارئین! میں پوچھتا ہوں کہ کیا گائے کی قربانی شریعت سے ثابت نہیں؟ اگر ہے اور یقیناً ہے تو بھینس کے گائے کی نسل ثابت ہو جانے سے کیا اس کی قربانی شریعت سے ثابت نہیں ہو جاتی؟

دوسرا اعتراض اور اس کا جواب:

بعض لوگ گائے اور بھینس کو ایک نسل/جنس سے نہیں مانتے بلکہ اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ گائے اور بھینس میں زمین آسمان کا فرق ہے، دونوں کی جسامت، شکل وصورت، جلد، دونوں کی خوراک، پانی میں نہانے یا نا نہانے، عادات وحرکات، افزائش نسل، گوشت، کھال اور دودھ تک ہر چیز میں فرق ہے، حالیہ ماہرین نے بھی بھینس کی الگ دو قسمیں ذکر کی ہیں،

https://ur.m.wikipedia.org/wiki/

بھینس جبکہ گائے ایک الگ جانور ہے بذات خود اس کی الگ سے بہت ساری نسلیں ہیں،

https://ur.m.wikipedia.org/wiki/

گائے اس لیے بھینس کو گائے کی نسل بنانا سمجھ سے باہر ہے۔

جواب:

اس کا آسان جواب یہ ہے کہ بھینس کو گائے کی ایک نسل نہ ماننا یہ ضد اور انانیت ہے ورنہ اس کا گائے کی ایک نسل سے ہونا معتبر ومستند حوالوں سے ثابت کیا جا چکا ہے۔,اور جب یہ ثابت ہے کہ بھینس گائے کی ہی نسل سے ہے تو فرق والی باتیں بیجا اور لایعنی ہیں۔ تاہم عرض ہے کہ گائے اور بھینس میں

زمین آسمان کا فرق نہیں ہے، بلکہ مماثلت ہے مثلاً: گائے چارہ کھاتی ہے بھینس بھی چارہ کھاتی ہے۔گائے بھی دودھ دیتی ہے بھینس بھی دودھ دیتی ہے۔دونوں کی شکلیں بھی ایک جیسی ہیں۔گائے بھی جُگالی کرتی ہے اور بھینس بھی جُگالی کرتی ہے۔گائے کے بھی تھن ہوتے ہیں اور بھینس کو بھی تھن ہوتے ہیں۔غرض کہ تین فرق (رنگت، کوہان اور پورائے) کے تقریباً تمام چیزوں میں مماثلت ہے۔لہٰذا گائے اور بھینس میں زمین آسمان کا فرق کی بات کرنا اور دونوں کی ہر چیز میں فرق ہے، بتلانا غلط بیانی اور دھوکہ دینا ہے۔

رہی بات اس وکی پیڈیا کی، تو اس میں تو دونوں کے تعلق سے کوئی فرق نہیں بتایا گیا ہے لہٰذا اس کو پیش کرنا فضول ہے۔اور اگر بالفرض مان لیں کہ اس وکی پیڈیا میں دونوں میں فرق کیا گیا ہے تو پھر اس پر ہمارا سوال ہے کہ یہ کس ماہر حیوانات کی تحقیق ہے۔اکلوتا حوالہ دیا ہی ہے تو وہ بھی ایسے ماخذ، یعنی وکی پیڈیا سے جہاں ہر کوئی ہر طرح کی بات لکھ سکتا ہے۔

تیسرا اعتراض اور اس کا جواب:

محترم قارئین! بعض لوگ کہتے ہیں کہ بھینس کا گائے کی نسل سے ہونا اہل علم سے واضح طور پر ثابت نہیں، بلکہ بھینس بعض احکام میں گائے کی طرح تھی اور اس کے لیے لفظ کَالْبَقَرِ /بِمَنْزِلَةِ الْبَقَرِ (گائے جیسی) مستعمل تھا۔اور کسی لغوی کو غلطی لگنے کی وجہ سے اس نے کَالْبَقَرِ /بِمَنْزِلَةِ الْبَقَرِ (گائے جیسی) کے بجائے نَوْعٌ مِّنَ الْبَقَرِ (گائے کی ایک نسل) لکھ دیا۔

جواب:

غیر مقلد عالم حافظ ابویحییٰ نورپوری صاحب اس کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"(غلطی لگنے کی بات، ناقل) قطعاً درست نہیں، کیوں کہ غلطی کسی ایک اہل علم یا لغوی کو لگنی تھی یا سارے اہل علم اور لغویوں کو؟ بہت سے معروف لغویوں اور اہل علم نے اپنی مشہور زمانہ کتب میں بھینس کے گائے کی نسل ہونے کی تصریح کی ہے (جیسا کہ باحوالہ گزر چکا ہے، ناقل) اور ہمارے علم کے مطابق تیرہویں صدی ہجری تک کسی ایک بھی لغوی نے اس کی تردید یا انکار نہیں کیا۔اگر یہ بات غلط ہوتی تو ماہرین لغت عرب ضرور اس کی وضاحت کرتے"۔(بھینس کی قربانی از حافظ ابویحییٰ نورپوری: ص ۶)

پھر تعجب تو یہ ہے کہ کچھ عرصہ پہلے کے کچھ لوگوں کو یہ بات سمجھ آئی کہ اہل لغت کو اس سلسلے میں غلطی لگی ہے، ہمارے علم کے مطابق تیرہویں صدی تک کسی عربی یا عجمی لغوی نے یہ بات نہیں بتائی کہ اس سلسلے میں اہل عرب کو مغالطہ ہوا ہے؟ اس کی وجہ آخر کیا ہے؟؟؟

کیا افریقی، فارسی اور ایرانی وخراسانی اہل لغت کے ہاں بھی بھینس نہیں پائی جاتی تھی اور وہ بھی مغالطے میں پڑ گئے تھے؟؟؟

کیا ان ماہرین میں سے چند ایک کے نام علمی افادے کے لیے بتائے جا سکتے ہیں، جنہوں نے بھینس اور گائے کے ایک ہی جانور کی دو نسلوں کی نفی کرتے ہوئے ان کو الگ الگ جانور قرار دیا ہے؟؟؟

چوتھا اعتراض اور اس کا جواب:

بعض لوگ یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ کیا شریعت میں لغت عرب دلیل بن سکتی ہے؟

جواب:

محترم اس کا جواب یہ ہے کہ قرآنِ کریم اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سارا ذخیرہ عربی زبان میں ہے۔ قرآن وسنت پر عمل تب ہی ہوگا، جب اس کا معنیٰ ومفہوم سمجھا جائے گا اور قرآن وسنت کا معنیٰ ومفہوم تب ہی سمجھا جا سکتا ہے، جب لغت عرب کو سمجھا جائے گا۔ کوئی شخص اگر قرآن کی کسی آیت یا کسی حدیث کا ترجمہ کرتا ہے تو وہ لغت عرب کو پڑھ اور سمجھ کر ہی اپنی کاوش میں کامیاب ہوسکتا ہے اور اس کے ترجمے کو صحیح یا غلط ثابت کرنے کے لیے لغت عرب ہی راہنمائی کرے گی۔ جو لوگ لغت عرب کا اعتبار نہیں کرتے، ان سے سوال ہے کہ وہ یہ بتائیں کہ "بقر" کا معنیٰ "گائے" کیوں ہے؟

پانچواں اعتراض اور اس کا جواب:

بعض لوگ یہ کہتے اور لکھتے نظر آتے ہیں کہ گائے اور بھینس کے نام ہی میں فرق ہے۔ اگر بھینس، گائے کی نسل سے ہوتی تو اس کا نام گائے ہوتا، نہ کہ کچھ اور۔ جب عرف میں اسے کوئی گائے کہتا اور سمجھتا ہی نہیں تو یہ گائے ہے ہی نہیں۔

جواب:

عرض ہے کہ بھینس کے لیے عربی میں لفظ ”جاموس“ استعمال ہوتا ہے جو کہ فارسی سے منتقل ہو کر عربی میں گیا ہے۔ فارسی میں یہ نام ”گاؤمیش“ تھا۔ عربی زبان کی اپنی خاص ہیئت کی بنا پر اس کا تلفظ تھوڑا سا بدل گیا اور یہ ”جاموس“ ہو گیا۔ اس بات کی صراحت لغت عرب کی قریباً تمام امہات الکتب میں لفظ ”جاموس“ کے تحت موجود ہے۔ اس فارسی نام میں واضح طور پر لفظ ”گاؤ“ (گائے) موجود ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ بھینس اصل میں گائے ہی کی ایک نسل ہے۔ چونکہ گائے کی یہ نسل (بھینس) عربی علاقوں میں موجود نہیں تھی، بلکہ عجمی علاقوں میں ہوتی تھی، عربوں کے ہاں معروف نہ تھی، اسی لیے اس کا نام فارسی سے عربی میں لانا پڑا۔

اس کی وضاحت کے لیے ہم معروف عرب عالم ومفتی، شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۴۷ھ، ۱۴۲۱ھ) کا قول نقل کرتے ہیں۔ ان سے بھینس کی قربانی کے بارے میں سوال ہوا اور پوچھا گیا کہ جب بھیڑ اور بکری دونوں کا ذکر قرآنِ کریم نے کیا ہے (حالانکہ یہ ایک ہی نسل [غنم] سے ہیں) تو بھینس اور گائے دونوں کا ذکر کیوں نہیں کیا (اگر یہ بھی ایک ہی نسل ہیں)؟ تو انہوں نے فرمایا:

اَلْجَامُوسُ نَوْعٌ مِّنَ الْبَقَرِ، وَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَكَرَ، فِي الْقُرْآنِ، الْمَعْرُوفَ عِنْدَ الْعَرَبِ الَّذِينَ يُحَرِّمُونَ مَا يُرِيدُونَ، وَيُبِيحُونَ مَا يُرِيدُونَ، وَالْجَامُوسُ لَيْسَ مَعْرُوفًا عِنْدَ الْعَرَبِ۔

”بھینس، گائے ہی کی نسل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں صرف ان جانوروں کا ذکر کیا ہے، جو عربوں کے ہاں معروف تھے۔ (دور جاہلیت میں) عرب اپنے پسندیدہ جانوروں کو حلال اور اپنے ناپسندیدہ جانوروں کو حرام قرار دے تے تھے۔ بھینس تو عربوں کے ہاں معروف ہی نہ تھی (اور مقصد حلت وحرمت بتانا تھا، نہ کہ نسلیں)“۔

(مجموع فتاوی ورسائل فضیلة الشیخ محمد بن صالح العثیمین: ۲۵/۳۴

بحواله بھینس کی قربانی از حافظ ابویحییٰ نورپوری: ص ۶، ۷)

چھٹا اعتراض اور اس کا جواب:

اس مسئلہ میں لفظ "بقر" کو "جاموس" یعنی بھینس پر صادق کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور اس کے لیے صرف اہل عرب کے اقوال پیش کیے جاتے ہیں۔ جب کہ اہل عرب کا قول اس میدان میں حجت نہیں ہے۔

جواب:

یہ بات غلط ہے کہ اس کے لیے صرف اہل عرب کے اقوال پیش کیے جاتے ہیں کیوں کہ اس مسئلہ میں اہل عرب کے علاوہ کے اقوال بھی پیش کیے جاتے ہیں؛ چنانچہ لغت وادبِ عربی کے امام، ابومنصور، محمد بن احمد، ازہری، ہروی (٢٨٢ھ ٣٧٠ھ) ہیں جو کہ خراسان میں پیدا ہوئے اور یہیں فوت ہوئے، یہ "فارسی"، "عجمی" ہیں، عربی نہیں۔

امامِ لغت، علامہ، ابوالحسن، علی بن اسماعیل، المعروف بہ ابن سیدہ (٣٩٨ھ ٤٥٨ھ) کا حوالہ دیا جاتا ہے، یہ "اندلسی" ہیں جو کہ یورپ کا علاقہ ہے۔ یوں ابن سیدہ بھی عربی نہیں، بلکہ غیر عربی ہیں، لیکن لغت عرب کے ماہر ہیں۔

اسی طرح ابواسحاق شیرازی (٣٩٣ھ ٤٧٤ھ) بھی اہل عرب نہیں، بلکہ ایرانی ہیں۔

اسی طرح علامہ نووی، ابن منظور افریقی اور تاج العروس کا مصنف بھی اہل عرب نہیں ہیں، بلکہ غیر عرب ہیں۔

اور مشہور غیر مقلد عالم حافظ زبیر علی زئی وغیرہ نے بھی بھینس کو گائے کی نسل قرار دیا ہے جو کہ غیر عرب ہیں۔ لہٰذا ان سب کی تصریحات کے باوجود یہ کہنا کہ صرف اہل عرب کے اقوال پیش کیے جاتے ہیں، غلط بیانی اور دھوکا دینا ہے۔

ساتواں اعتراض اور اس کا جواب:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اہل عرب کا قول ہے کہ "بھینس گائے کی جنس سے ہے" اور اہل عرب اس بارے میں مغالطہ کا شکار ہوگئے ہیں۔

جواب:

یہ کہنا کہ یہ اہلِ عرب کا قول ہے اور اہل عرب اس بارے میں مغالطہ کا شکار ہو گئے ہیں۔ از خود ایک بہت بڑا علمی مغالطہ ہے۔

کیوں کہ ہمارے علم کے مطابق تیرہویں صدی تک کسی عربی یا عجمی لغوی نے یہ بات نہیں بتائی کہ اس سلسلے میں اہل عرب کو مغالطہ ہوا ہے؟ اس کی وجہ آخر کیا ہے؟؟؟

کیا افریقی، فارسی اور ایرانی وخراسانی اہل لغت کے ہاں بھی بھینس نہیں پائی جاتی تھی اور وہ بھی مغالطے میں پڑ گئے تھے؟؟؟

کیا ان ماہرین میں سے چند ایک کے نام علمی افادے کے لیے بتائے جا سکتے ہیں، جنہوں نے بھینس اور گائے کے ایک ہی جانور کی دو نسلوں کی نفی کرتے ہوئے ان کو الگ الگ جانور قرار دیا ہے؟؟؟

آٹھواں اعتراض اور اس کا جواب:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اہل عرب کو بھینس کا تعارف کرایا گیا اور بآسانی انہیں سمجھانے کے لیے لفظ "گائے کی قسم" استعمال کیا گیا ہے، جیسا کہ لومڑی' کتا اور گیدڑ تینوں الگ الگ جانور ہیں۔ لیکن ظاہری طور پر کافی حد تک ملتے جلتے ہیں اور عام آدمی گیدڑ اور کتے کے درمیان فرق نہیں کر پاتا۔ اور جس شخص کو گیدڑ کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ وہ کیا ہوتا ہے اسے کہہ دیا جاتا ہے کہ وہ بھی ایک قسم کا کتا ہی ہے۔ بس یہ یہ فرق ہے۔ یہی حال گائے اور بھینس کا ہے۔

جواب:

یہ تو ایسے ہی ہے کہ کوئی کہہ دے کہ دنبے کی قربانی پر کوئی شرعی دلیل نہیں، کیوں کہ شریعت میں تو بھیڑ کی قربانی کا ذکر ہے، اس کی بھیڑ سے مشابہت ایسے ہی ہے، جیسے لومڑی' کتا اور گیدڑ تینوں الگ الگ جانور ہیں۔ لیکن ظاہری طور پر کافی حد تک ملتے جلتے ہیں، اور عام آدمی گیدڑ اور کتے کے درمیان فرق نہیں کر پاتا۔ اور جس شخص کو گیدڑ کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ وہ کیا ہوتا ہے اسے کہہ دیا جاتا ہے کہ وہ بھی ایک قسم کا کتا ہی ہے۔ بس یہ یہ فرق ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نواں اعتراض اور اس کا جواب:

ایک اعتراض یہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ

کیا عجم اہل لغت یا ماہرین لغت جنہوں نے ان دو جانوروں کو ایک ہی جانور قرار دیا ہے وہ ماہرین حیوانات بھی تھے؟ کیوں کہ لغوی تو محض لغت بتاتا ہے۔ جبکہ حیوانات کی بات اسکی معتبر ہوگی جو اس علم کا ماہر ہوگا۔

کسی ماہر حیوانات نے ان دو جانوروں کو ایک ہی جانور کی دو نسلیں آج تک قرار نہیں دیا۔ حتیٰ کہ وہ لوگ جو ان جانوروں کے دودھ، گھی، گوشت وغیرہ سے واقف ہیں وہ بھی ان دونوں کو ایک نہیں قرار دیتے۔

جواب:

کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوئی لغوی ماہر حیوانات بھی ہو؟؟؟

پھر اگر بفرض محال یہ ثابت بھی کر دیا جائے کہ مذکورہ ماہرین لغت میں سے کوئی بھی ماہر حیوانات نہیں تھا تو بھی یہ بات قابل غور ہے کہ کسی بھی فن کا ذمہ دار مصنف جب ضمناً کسی دوسرے فن کی بات ذکر کرتا ہے تو اسی فن کے معتبر مآخذ سے استفادہ کر کے ذکر کرتا ہے، مثلاً آپ بھی ماہر حیوانات نہیں ہیں، لیکن ضرورت پڑنے پر آپ نے "نامعلوم" ماہرین حیوانات سے یہ نقل کر دیا کہ وہ بھینس کو گائے کی نسل نہیں سمجھتے، بلکہ الگ الگ دو جانور بتاتے ہیں۔۔۔

کیا آپ کی جانب سے ان ماہرین میں سے چند ایک کے نام علمی افادے کے لیے بتائے جا سکتے ہیں، جنہوں نے بھینس کے گائے کی نسل ہونے کی نفی کرتے ہوئے ان کو الگ الگ جانور قرار دیا ہے؟؟؟

کیا ماہرین لغت آپ جتنے بھی ذمہ دار نہیں تھے؟؟؟

نیز دنیا میں موجود گائے، اونٹ اور بھیڑ کی تمام اقسام کے دودھ، گھی اور گوشت میں باہمی کوئی فرق نہیں؟؟؟

جانوروں کے ماہرین کی زبانی بیان فرمائیں۔۔۔۔شکریہ۔۔۔۔۔۔۔۔
اگر ہے اور یقیناً ہے تو پھر گائے کی کون سی قسم آپ کے نزدیک حقیقی گائے ہے، اونٹ کی کون سی نسل آپ کے نزدیک حقیقی اونٹ ہے اور بھیڑ کی کون سی نسل آپ کے نزدیک حقیقی بھیڑ ہے؟؟؟
یہ بھی فرمادیں کہ جانوروں کے کس ماہر نے لکھا ہے کہ عجمیوں نے اہل عرب کو سمجھانے کے لیے بھینس کو گائے کی نسل کہہ دیا تھا اور اہل عرب اسی سے مغالطہ کھاگئے اور اسے گائے ہی سمجھ بیٹھے؟؟؟
تیرہویں صدی تک کوئی مصلح پیدانہ ہوا کہ اہل عرب کی اصلاح کر دیتا؟؟؟

دسواں اعتراض اور اس کا جواب:

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ تمام محدثین نے بھینس کا ذکر کیا ہے زکوٰۃ کے بیان میں، لیکن کسی بھی محدث نے قربانی بیان میں بھینس کا ذکر تک نہیں کیا، کیوں کہ زکوٰۃ ایک الگ عبادت ہے اور قربانی ایک الگ عبادت ہے، ایک دوسری پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

جواب:

بلاشبہ قربانی اور زکوٰۃ دو الگ الگ عبادتیں ہیں اور یہاں پر ایک دوسرے کو قیاس نہیں کیا جارہا بلکہ بھینس کو گائے کی جنس مان کر اس کی قربانی کی جارہی ہے کیوں کہ گائے کی قربانی شریعت سے بلاشک ثابت ہے۔اور جب بھینس کا گائے کی نسل سے ہونا ثابت ہے تو پھر کیا اس کی قربانی شریعت سے ثابت نہیں ہو جاتی ہے؟
اور محدثین نے اگر قربانی کے بیان میں بھینس کا ذکر تک نہیں کیا، تو اس سے یہ کہاں لازم آتا ہے کہ وہ اس کی قربانی کے ناجائز ہونے کے بھی قائل ہیں۔جبکہ ہماری معلومات کے مطابق کتب حدیث کے کسی بھی محدث نے بھینس کی قربانی کو ناجائز نہیں کہا ہے۔اگر کہا ہے تو پیش کیا جائے۔

گیارہواں اعتراض اور اس کا جواب:

بعض لوگ کہتے ہیں کچھ حوالوں میں "نَوْعٌ مِّنَ الْبَقَرِ" ہے اور کچھ حوالوں میں "وَهِيَ أَجْنَاسٌ" ہے،کونسی بات صحیح ہے؟

جواب:

دونوں باتیں صحیح ہیں۔کیوں کہ جن لوگوں نے جاموس (بھینس) کو "نَوْعٌ مِّنَ الْبَقَرِ" کہا ہے، انہوں نے اہل منطق کی اصطلاح استعمال کی ہے۔اور جنہوں نے "وَهِيَ أَجْنَاسُ" کہا ہے تو انہوں نے اہل اصول کی اصطلاح استعمال کی ہے۔اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اجناس والوں نے لغوی معنیٰ استعمال کیا ہو۔لہٰذا "نَوْع" اور "أَجْنَاس" میں کوئی تعارض نہیں۔

خلاصہ یہ کہ بھینس یا بھینسے (یعنی کٹے) کی قربانی کرنا اور اس میں قربانی کا حصہ ڈالنا جائز و درست عمل ہے۔اللہ تعالیٰ مانعین کو ہدایت عطا فرمائے۔آمین یا رب العالمین۔

چند سوالات:

اب اخیر میں بھینس کی قربانی کو نا جائز وحرام کہنے والے اور منع کرنے والے غیر مقلدین سے ہمارا سوال ہے کہ آپ جاہل ہو یا آپ کے اکابرین علماء جاہل ہیں جنہوں نے بھینس کی قربانی کے جواز کا فتویٰ دیا ہے؟؟ کیوں کہ آپ ہی کے اصول سے آپ یا پھر آپ کے اکابر علماء دونوں میں سے ایک تو جاہل ہیں۔اور ساتھ ہی آپ یہ بھی بتائیں کہ آپ کے ان علماء کے فتاوے کو دیکھ کر جن مسلمانوں نے بھینس کی قربانی کی ہے ان کی قربانی نہ ہونے کا وبال کن کے سر آئے گا؟ بہر حال اب فیصلہ آپ غیر مقلدین ہی کر کے بتائیں کہ آپ میں سے جاہل کون ہے؟

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد و آلہٖ و أصحابہٖ اجمعین. آمین یا رب العٰلمین۔

تمت بالخیر

نوٹ: قارئین کرام! مطالعہ کے دوران اس مضمون میں کوئی علمی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں۔ادارہ آپ کا مشکور ہوگا۔ رابطہ بذریعہ واٹس ایپ: 9322471046

مکتبہ شیخ الاسلام، ادارہ تحقیقات اہل السنۃ والجماعۃ اور مکتبہ صفدریہ کی علمی و تحقیقی مطبوعات

❖ اپنا گھر بچائیے! ❖ اجتہاد و تقلید (خورد)
❖ احکام نماز مع احادیث و آثار ❖ اصول مناظرہ
❖ اذان عثمانی: سنت یا بدعت؟ ❖ ارشاد الشیعہ
❖ ازالۃ الوسواس عن اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما
❖ اختلاف کورس ❖ الساعی لحل اسئلۃ الحمامی
❖ الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب
❖ المہند علی المفند پر اعتراضات کا علمی جائزہ
❖ امور خانہ داری میں حسن انتظام ❖ ان سے سیکھئے
❖ اہل حدیث اور انگریز ❖ بارہ مسائل
❖ اہل حق کے درمیان اختلافات کی حقیقت
❖ ایک پیغام امت مسلمہ کے نام (اول، دوم)
❖ اے میری بیٹی! یا بیٹی! ❖ پارہ عم (۳۰)
❖ بہشتی زیور پر اعتراضات کے جوابات
❖ تبلیغی جماعت اور مشائخ عرب
❖ تحفۃ الایضاح شرح مقدمہ ابن صلاح
❖ تراویح کا مسئلہ متنازع نہ بنایا جائے
❖ تناقضات زبیر علی زئی ❖ جدید دلکش واقعات
❖ تواریخ عجیب عرف کالا پانی
❖ توضیح الطحاوی شرح طحاوی شریف
❖ توضیح الکافیہ شرح اردو کافیہ
❖ جب آنکھیں کھلیں گی! ❖ جزء ترک رفع الیدین
❖ جی ہاں! فقہ حنفی قرآن و حدیث کا نچوڑ ہے
❖ چالیس مسئلوں پر چالیس احادیث
❖ حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ
❖ حضرت جی پیر ذوالفقار احمد نقشبندی دام ظلہم
کے دلچسپ واقعات (اول، دوم)
❖ حقائق الفقہ بجواب حقیقۃ الفقہ ❖ خزینہ
❖ خطبات متکلم اسلام (اول، دوم، سوم)
❖ خلیفۃ اللہ حضرت مہدی کی ۳۰ علامتیں
❖ خواتین کے دینی مسائل اور ان کا حل

❖ خوشگوار ازدواجی زندگی کے رہنما اصول
❖ دار العلوم کی مرکزیت ایک مسلمہ حقیقت
❖ دختران ملت ❖ درس قرآن و حدیث
❖ درس قرآن کیسے دیا جاتا ہے؟
❖ دست و گریباں (اول) ❖ دلائل احناف
❖ ڈاکٹر ذاکر نائیک کے خیالات و نظریات
❖ رحلۃ الحبیب الی دیار الحبیب ﷺ
❖ رسائل ثمن (چار رسائل کا مجموعہ) "ہندی"
❖ زبدۃ الشمائل شرح اردو شمائل ترمذی
❖ سرور العینین فی تکبیرات العیدین
❖ سلفی کون؟ حنفی یا غیر مقلد ❖ سفر نامہ برما
❖ سوال گندم جواب چنا ❖ سستی جنت
❖ سوانح و افکار سیدنا حسین ابن علی رضی اللہ عنہما
❖ سو تقریریں ❖ شادی کی پہلی دس راتیں
❖ شادی مبارک ❖ شان صحابہ رضی اللہ عنہم
❖ شان امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ
❖ شہادت حسین رضی اللہ عنہ ❖ اسوۂ حسینی
❖ ازواج مطہرات اور ان کی اولاد رضی اللہ عنہن
❖ امام حرم نبوی کا تاریخی خطبہ ❖ تحریم المحرم
❖ اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک اعتدال
❖ حادثہ کربلا کے بعد اولاد علی کی سیرتیں
❖ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا موقف
❖ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ شخصیت و کردار
❖ سیرت حضرت علی کرم اللہ وجہہ
❖ شہادت کی فضیلت و اقسام ❖ دو مکتوب گرامی
❖ محرم الحرام سے متعلق چند اہم فتاوی جات
❖ محرم الحرام فضائل و مسائل ❖ شہید کربلا اور یزید
❖ مناقب اہل بیت تفاسیر کی روشنی میں
❖ مناقب حضرات حسنین رضی اللہ عنہما ❖ منکرات محرم
❖ صراط مستقیم کورس (برائے مرد و خواتین)

❖ عشاق قرآن کے ایمان افروز واقعات
❖ عقائد اہل السنۃ والجماعۃ
❖ فیصلہ کیجیے ❖ غیر مقلدین کا اصلی چہرہ
❖ غیر مقلدین کی غیر مستند نماز (اردو، ہندی)
❖ فتاوی عالمگیری پر اعتراضات کے جوابات
❖ فرقہ اہلحدیث پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ
❖ فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ
❖ فرقہ جماعت المسلمین کا تحقیقی جائزہ
❖ فضائل اعمال پر اعتراضات کا علمی جائزہ
❖ فضائل و مسائل قربانی
❖ قرآن کریم کیسے پڑھنا چاہیے!
❖ کنز الایمان کا تحقیقی جائزہ
❖ کیا اہل عرب غیر مقلد ہیں؟
❖ گلدستہ اہل بیت علیہم الرضوان
❖ ماہ رمضان المبارک فضائل و مسائل
❖ ماہ محرم الحرام کے فضائل و احکام
❖ مثالی عورت ❖ مثالی مرد
❖ مرد و عورت کی نماز کے فرق پر تفصیلی جائزہ
❖ مروجہ بدعات و رسومات اور ان کا حل
❖ مسائل اربعہ غیر مقلد علماء کی نظر میں
❖ مسلک اعلی حضرت
❖ ملکی سیاست میں مسلمانوں کی گرتی نمائندگی
❖ مہدی و مسیح کا جھوٹا دعویدار شکیل بن حنیف
❖ نجوم الراشدہ لحل اسئلۃ خلافت راشدہ
❖ نماز اہل السنۃ والجماعۃ "اردو، ہندی"
❖ نماز تراویح بیس رکعت سنت مؤکدہ ہے
❖ ننگے سر نماز غیر مقلد علماء کی نظر میں
❖ نورانی قاعدہ ❖ ہدایہ علماء کی عدالت میں
❖ ہم اہل السنۃ والجماعۃ کیوں ہیں؟
❖ ہو الکذاب بجواب من الکذاب

قرآن و سنت کی نشر و اشاعت کا عالمی ادارہ
مکتبہ شیخ الاسلام کوسہ ممبرا ضلع تھانہ
MAKTABA SHAIKHUL ISLAM
Kausa, Mumbra, Dist: Thane, Maharashtara
Pin Code: (400612) 9322471046

قرآن و سنت کی نشر و اشاعت کا عالمی ادارہ
مکتبہ صفدریہ دیوبند
MAKTABA SAFDARIYA
Najmi Manzil, Room No: 10 Muhalla Mahal, Deoband
Saharanpur (U.P) Pin Code: (247554) 8881030588